www.KitaboSunnat.com

حدیث و سنت

غازی عزیر

ایک مشہور حدیث محدّثین کی نظر میں

"اِتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللهِ"

(مومن کی فراست سے ڈرتے رہو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔)

۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کی مرفوع حدیث کا جائزہ:

یہ حدیث بطریق حماد بن خالد الخیاط حدثنا ابو معاذ الصائغ عن الحسن عن أبی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم مروی ہے اس کی تخریج امام ابن الجوزیؒ نے "الموضوعات" میں، ابو الشیخ عسکریؒ نے "الأمثال" میں، اور ابن بشرانؒ نے "مجلسین من الأمالی" میں کی ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے "اللآلی المصنوعة" میں اور ابن عراق الکنانیؒ نے "تنزیہ الشریعة المرفوعة" وغیرہ میں اس کو وارد کیا ہے۔[۱]

امام ابن الجوزیؒ اس حدیث کی نسبت فرماتے ہیں:

"یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔"

اس میں ابو معاذ جو سلیمان بن ارقم ہے، کے متعلق امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ:

"متروک ہے[۲]۔"

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے اس حدیث کے متعلق امام موصوف کی تحقیق پر

---

[۱] "الموضوعات" لابن الجوزیؒ ج ۳ صفحہ ۱۴۷ "الأمثال لأبی الشیخؒ" صفحہ ۱۲۶، مجلسین من الأمالی لابن بشرانؒ صفحہ ۲۱۰، ۲۱۱، اللآلی المصنوعة للسیوطیؒ ج ۲ صفحہ ۳۲۹، ۳۳۰، تنزیہ الشریعة المرفوعة لابن عراقؒ ج ۲ صفحہ ۳۰۵۔

[۲] "الموضوعات" لابن الجوزی ج ۳ صفحہ ۱۴۷۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلافِ معمول کوئی تعقب نہ کرے گویا اس کو تسلیم کیا ہے۔

علامہ ابن عراق الکنانیؒ نے بھی صرف امام ابن الجوزیؒ کے قول کو نقل کرنے پر ہی اکتفا کیا ہے۔

اِس حدیث کے مجروح راوی "سلیمان بن ارقم ابو معاذ الصائغ" کے متعلق امام نسائیؒ فرماتے ہیں:

"ضعیف ہے۔"

امام بخاریؒ نے اسے "ترک" کیا ہے۔

امام دارقطنیؒ نے اسے اپنی "الضعفاء والمتروکون" میں شمار کیا ہے۔

علامہ ابنِ حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ:

"ضعیف ہے۔"

امام عقیلیؒ فرماتے ہیں:

"امام احمدؒ کا قول ہے کہ ایک دھیلہ کے برابر بھی نہیں ہے۔"

ابنِ حبانؒ فرماتے ہیں:

"یہ ان افراد میں سے ہے جو اخبار کو ازخود بناتے اور ثقات کی طرف سے موضوعات روایت کرتے ہیں۔"

امام ذہبیؒ فرماتے ہیں:

"یہ حسن اور زہری سے روایت کرتا ہے لیکن اِس کو ترک کیا گیا ہے۔"

امام احمدؒ اس سے روایت نہیں کرتے تھے۔

ابنِ معینؒ کا قول ہے کہ:

"کچھ بھی نہیں ہے۔"

جبکہ رجانیؒ کا قول ہے کہ:

"ساقط ہے۔"

ابوداودؒ اور دارقطنیؒ نے اسے متروک بتایا ہے۔

ابوزرعہؒ اسے ذاھب الحدیث بتاتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد بن عبداللہ انصاریؒ فرماتے ہیں کہ:

"ہم سلیمان بن ارقم کی مجالست سے لوگوں کو منع کرتے تھے۔"

علامہ ہیثمیؒ نے بھی سلیمان بن ارقم کو "ضعیف" اور "متروک" بتایا ہے۔

(ابومعاذ الصائغ کے تفصیلی ترجمہ کے لئے "الضعفاء والمتروکون" للنسائیؒ، الضعفاء والمتروکون" للدارقطنیؒ، الضعفاء الصغیر للبخاریؒ، التاریخ الکبیر للبخاریؒ، التاریخ الصغیر للبخاریؒ، تاریخ یحیٰی بن معینؒ، علل لابن حنبلؒ، "المعرفۃ والتاریخ للبسویؒ، الضعفاء الکبیر للعقیلیؒ، "الجرح والتعدیل" لابن أبی حاتمؒ، "کتاب المجروحین" لابن حبانؒ، الکامل فی الضعفاء لابن عدیؒ، میزان الاعتدال للذہبیؒ، تہذیب التہذیب لابن حجرؒ، تقریب التہذیب لابن حجرؒ، "المجموع فی الضعفاء والمتروکین للسیروان، مجمع الزوائد للہیثمیؒ، فہارس مجمع الزوائد للزغلول، سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للألبانی، سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ للألبانی اور تحفۃ الأحوذی للمبارکفوریؒ وغیرہ کا مطالعہ مفید ثابت ہوگا[۵۱])

۴۔ حضرت ابن عمرؓ کی مرفوع حدیث کا جائزہ

یہ حدیث بطریق احمد بن علی السکین، حدثنا احمد بن محمد بن عمر الیمامی حدثنا عمارۃ بن عقبۃ حدثنا الفرات بن السائب عن میمون

۵۱؎ الضعفاء والمتروکون للنسائی صفحہ ۲۴۶، الضعفاء والمتروکون للدارقطنیؒ صفحہ ۲۲۸، الضعفاء الصغیر للبخاریؒ صفحہ ۱۲۴، التاریخ الکبیر للبخاریؒ ج۴ صفحہ ۲، التاریخ الصغیر للبخاریؒ ج۲ صفحہ ۱۹۷، تاریخ یحیٰی بن معینؒ ج۳ صفحہ ۲۷۷، علل لابن حنبلؒ ج۱ صفحہ ۲۳۶، "المعرفۃ والتاریخ" للبسویؒ ج۳ صفحہ ۳۵، الضعفاء الکبیر للعقیلیؒ ج۲ صفحہ ۱۲۱، "الجرح والتعدیل" لابن أبی حاتمؒ ج۲ صفحہ ۱۰۰، کتاب المجروحین لابن حبانؒ ج۱ صفحہ ۳۲۸، الکامل فی الضعفاء لابن عدیؒ ج۳ صفحہ ۱۱۰۰، میزان الاعتدال للذہبیؒ ج۲ صفحہ ۱۹۶، تہذیب التہذیب لابن حجرؒ ج۴ صفحہ ۱۶۹، تقریب التہذیب لابن حجرؒ ج۱ صفحہ ۳۲۱، المجموع فی الضعفاء والمتروکین للسیروان صفحہ ۱۱۵، ۳۱۸، ۴۴۱، تحفۃ الأحوذیؒ للمبارکفوریؒ ج۱ صفحہ ۵۶، مجمع الزوائد للہیثمیؒ ج۲ صفحہ ۶۹، ج۳ صفحہ ۶۹، فہارس مجمع الزوائد للزغلول ج۳ صفحہ ۳۰۱، سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للألبانی ج۱ صفحہ ۲۵۳، ج۲ صفحہ ۱۷۴، ۲۶۶، ج۴ صفحہ ۲۲، ۳۵، ۳۰۰، سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ للألبانی ج۱ صفحہ ۷۹۳، ۸۲۰۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن مهران عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم بہ مروی ہے۔ اس کی تخریج ابونعیم اصبہانیؒ نے "حلیۃ الأولیاء" میں کی ہے۔ امام ابن الجوزیؒ نے اسے اپنی "الموضوعات" میں، علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے "اللآلی المصنوعۃ" میں، علامہ سخاویؒ نے "المقاصد الحسنۃ" میں، علامہ شوکانیؒ نے "الفوائد المجموعۃ" میں اور علامہ ابن عراق الکنانیؒ نے "تنزیۃ الشریعۃ المرفوعۃ" میں وارد کیا ہے[1]۔

اس حدیث کے متعلق ابونعیم اصبہانیؒ فرماتے ہیں:

"یہ حدیث میمون کی غرائب میں سے ہے۔ ہم اس کو نہیں لکھتے مگر عَلیٰ ھٰذَا الْوَجْہِ[2]"

امام ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں:

"یہ حدیث صحیح نہیں ہے"

اس میں فرات بن السائب ہے جس کے متعلق یحییٰؒ کا قول ہے کہ:

"کچھ نہیں ہے"

بخاریؒ اور دارقطنیؒ فرماتے ہیں کہ:

"متروک ہے"

اس میں ایک دوسرا راوی احمد بن محمد بن الیمامی بھی ہے جس کے متعلق ابوحاتمؒ الرازی فرماتے ہیں کہ:

"کذاب تھا"

دارقطنیؒ نے اسے متروک الحدیث قرار دیا ہے[3]۔

علامہ جلال الدین سیوطیؒ امام موصوف پر تعقب کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

---

[1] حلیۃ الأولیاء لأبی نعیم ج ۴ صفحہ ۹۴، "الموضوعات" لابن الجوزیؒ ج ۳ صفحہ ۱۴۶، اللآلی المصنوعۃ للسیوطی ج ۲ صفحہ ۳۲۹، المقاصد الحسنۃ للسخاویؒ صفحہ ۱۹، الفوائد المجموعۃ للشوکانیؒ صفحہ ۲۴۳، تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ لابن عراقؒ ج ۲ صفحہ ۳۰۵۔

[2] حلیۃ الأولیاء لأبی نعیم ج ۴ صفحہ ۹۴۔

[3] "الموضوعات" لابن الجوزیؒ ج ۳ صفحہ ۱۴۷۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ابنِ عمرؓ کی حدیث کی تخریج ابنِ جریرؒ نے اپنی تفسیر میں بطریق احمد بن محمد الطوسی حدثنا الحسن بن محمد الفوات بہ کی ہے اور اس میں یمامی موجود نہیں ہے[51]۔"

اور علامہ سیوطیؒ کی تقلید میں علامہ ابن عراق الکنانیؒ فرماتے ہیں:

"ابنِ عمرؓ کی حدیث صرف یمامی کے ساتھ منفرد نہیں ہے بلکہ اس کی تخریج ابن جریرؒ نے اپنی تفسیر میں عن الفرات دوسرے طریق سے بھی کی ہے جو یمامی سے بری ہے[52]۔"

علامہ جلال الدین سیوطیؒ اور ان کی تقلید میں علامہ ابن عراق الکنانیؒ کا یہ اعتراض بھی قطعی بے وزن ہے کیونکہ ابنِ جریرؒ کا مذکور طریق "حسن بن محمد الفوات" سے اوپر اس طرح ہے:

"حدثنا فرات بن السائب عن میمون بن مهران عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم به[53]۔"

ابنِ جریرؒ کا یہ طریق " احمد بن محمد بن عمر الیمامی[54] سے بیشک خالی ہے مگر فرات بن

---

[51] اللآلی المصنوعۃ للسیوطیؒ ج ۲ صفحہ ۳۳۰۔

[52] تنزیۃ الشریعۃ المرفوعۃ لابن عراقؒ ج ۲ صفحہ ۳۰۵، ۳۰۶

[53] تفسیر ابنِ جریرؒ ج ۱۴ صفحہ ۳۲۔

[54] احمد بن محمد بن عمر بن یونس بن القاسم الیمامی کے متعلق "ائمۃ الجرح والتعدیل" میں سے امام ابو حاتم الرازیؒ فرماتے ہیں کہ "کذاب ہے۔" ابنِ صاعدؒ نے بھی اسے "کذاب" بتایا ہے۔ دارقطنیؒ نے ایک مرتبہ "ضعیف" اور دوسری مرتبہ "متروک" قرار دیا ہے۔ ابنِ عدیؒ فرماتے ہیں: "ثقات کی طرف سے مناکیر بیان کرتا ہے۔" عبید الکشوریؒ بیان فرماتے ہیں کہ، "وہ تم میں واقدی جیسا ہے۔" احمد بن محمد بن عمر الیمامی کے تفصیلی ترجمہ کے لیئے الضعفاء والمتروکون للدارقطنیؒ صفحہ ۴۹، المجموع فی الضعفاء والمتروکین للسیروان صفحہ ۲۷۵، "الجرح والتعدیل" لابن ابی حاتمؒ ج ۱ صفحہ ۷۱، کتاب المجروحین لابن حبان ج ۱ صفحہ ۱۴۳، الکامل فی الضعفاء لابن عدیؒ ج ۱، میزان الاعتدال فی نقد الرجال للذہبیؒ ج ۱ صفحہ ۱۴۲، "المغنی فی الضعفاء" للذہبیؒ صفحہ ۴۳۵، اور لسان المیزان لابنِ حجرؒ ج ۱ صفحہ ۲۸۲ وغیرہ کی طرف رجوع فرمائیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السائب سے پھر بھی پاک نہ ہُوا جس کے متعلق امام نسائیؒ فرماتے ہیں کہ:

"متروک الحدیث ہے۔"

امام دار قطنیؒ نے اسے اپنی "الضعفاء والمتروکون" میں وارد کیا ہے۔

امام بخاریؒ نے اسے "ترک" کیا ہے۔

امام عقیلیؒ فرماتے ہیں:

"کچھ بھی نہیں ہے۔"

امام ابنِ حبانؒ فرماتے ہیں:

"یہ ان میں سے ایک ہے جو اثبات کی طرف سے موضوعات روایت کرتے اور ثقات کی طرف سے معضلات لاتے ہیں۔ اِس کے ساتھ احتجاج کرنا یا اِس سے روایت کرنا یا اِس کی حدیث لکھنا جائز نہیں ہے۔"

امام ذہبیؒ بیان کرتے ہیں کہ:

"امام بخاریؒ نے اسے منکر الحدیث بتایا ہے۔"

ابنِ معینؒ کا قول ہے کہ:

"ہیچ ہے۔"

دار قطنیؒ وغیرہ نے اسے متروک بتایا ہے۔

امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ:

"محمد بن زیاد الطحان[1] کے قریب تر ہے اور میمون بھی اسی طرح متہم

---

[1] امام احمد بن حنبلؒ نے فرات بن السائب کو محمد بن زیادہ الطحان کے قریب تر یا ہم پلہ قرار دیا ہے اور محمد بن زیاد الطحان کے متعلق آنحضرتؒ ہی فرماتے ہیں: "وہ کذاب اندھا حدیث وضع کرتا تھا" امام ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ "ابنِ معینؒ نے اسے کذاب بتایا ہے" ابن المدینیؒ اسے بہت زیادہ ضعیف بتلاتے ہیں۔ جو کچھ آپؒ نے اس سے لکھا اسے اٹھا پھینکا تھا۔ ابوزرعہؒ کا بھی قول ہے کہ کذب بیانی کرتا تھا۔ دار قطنیؒ نے بھی اسے کذب قرار دیا ہے" عقیلیؒ فرماتے ہیں کہ "امام بخاریؒ نے اسے متروک بتایا ہے، عمرو بن زرارہؒ کہتے ہیں کہ محمد بن زیاد کو وضع حدیث کے لیے متہم کیا گیا ہے (باقی حاشیہ صفحہ ۳۲ پر)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جس طرح کہ وہ تو نسب ہے"

علامہ ھیثمیؒ فرماتے ہیں:

"متروک الحدیث ہے"

آں رحمہ اللہ نے ایک مقام پر فقط "متروک" اور دوسرے مقام پر "ضعیف" بھی لکھا ہے۔

(فرات بن السائب کے تفصیلی ترجمہ کے لئے ملاحظہ فرمائیں الضعفاء والمتروکون للنسائی، الضعفاء والمتروکون للدارقطنیؒ الضعفاء الصغیر للبخاریؒ، التاریخ الکبیر للبخاریؒ، التاریخ الصغیر للبخاریؒ، تاریخ یحیٰی بن معینؒ، الضعفاء الکبیر للعقیلیؒ "الجرح والتعدیل لابن أبی حاتمؒ کتاب المجروحین لابنِ حبانؒ، میزان الاعتدال للذہبی، لسان المیزان لابنِ حجرؒ، المجموع فی الضعفاء والمتروکین للسیروان، کشف الحثیث للحلبیؒ، مجمع الزوائد للہیثمیؒ، فہارس مجمع الزوائد بلزغلول، تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ لابنِ عراق، سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۱ کا) یحییٰؒ کا قول ہے کہ کذاب خبیث تھا" ابنِ حجرؒ فرماتے ہیں کہ "اس کی تکذیب کی گئی ہے" امام نسائیؒ فرماتے ہیں، "متروک الحدیث ہے" امام بخاریؒ نے "الضعفاء الصغیر" میں اسے "متروک الحدیث" لکھا ہے۔ ابن حبانؒ فرماتے ہیں کہ "یہ وہ شخص ہے جو ثقات کیطرف سے احادیث وضع کرتا اور اثبات کی طرف سے اشیائے معضلات لاتا ہے۔ اس کا کتب میں ذکر جائز نہیں ہے" محمد بن زیاد الیشکری الطحان الأعور کے تفصیلی ترجمہ کے لئے ملاحظہ فرمائیں: الضعفاء والمتروکون للنسائیؒ ترجمہ ۵۴۷، تاریخ یحیٰی بن معینؒ ج ۴ صفحہ ۳۹۲، التاریخ الکبیر للبخاری ج ۱ صفحہ ۸۳، الضعفاء الصغیر للبخاریؒ ترجمہ ۳۱۷، الضعفاء والمتروکون للدارقطنیؒ ترجمہ ۴۶۷، الضعفاء الکبیر للعقیلیؒ ج ۴ صفحہ ۷۴، "الجرح والتعدیل لابنِ أبی حاتمؒ ج ۳ صفحہ ۲۵۸، کتاب المجروحین لابن حبانؒ ج ۲ صفحہ ۲۵۰، الکامل فی الضعفاء لابنِ عدیؒ ج ۶ صفحہ ۲۱۴، میزان الاعتدال للذہبیؒ ج ۳ صفحہ ۵۵۳، تہذیب التہذیب لابن حجرؒ ج ۹ صفحہ ۱۷۲، تقریب التہذیب لابن حجرؒ ج ۲ صفحہ ۱۶۲، المجموع فی الضعفاء والمتروکون للسیروان صفحہ ۲۱۲، ۳۶۵، ۴۸۲، تحفۃ الأحوذی للمبارکفوریؒ ج ۴ صفحہ ۳۲۴، "الموضوعات" لابن الجوزیؒ ج ۳ صفحہ ۱۱، معرفۃ الثقات للعجلیؒ ج ۲ صفحہ ۲۳۸، کشف الحثیث للحلبیؒ صفحہ ۳۷۲، تنزیہ الشریعۃ لابن عراقؒ ج ۱ صفحہ ۱۰۵، سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للألبانیؒ ج ۱ صفحہ ۲۵، ۲۷، ۱۵۵، ۲۲۳، ج ۲ صفحہ ۲۵۳، ۴۳۸، سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ للالبانی ج ۱ صفحہ ۴۵، ۵۲۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

للألبانی اور سلسلۃ الأحادیث الصحیحہ للألبانی وغیرہ[1]۔

ابنِ جریرؒ کی محولہ بالا روایت میں "فرات بن السائب" کے علاوہ "احمد بن محمد الطوسی" بھی کوئی کم مجروح راوی نہیں ہے۔ اس کے تفصیلی ترجمہ کے لیے میزان الاعتدال للذہبیؒ، لسان المیزان لابن حجرؒ اور کشف الحثیث للحلبیؒ وغیرہ کا مطالعہ فرمائیں[2]۔

پس معلوم ہوا کہ ابنِ جریرؒ کی یہ روایت بھی ساقط الاعتبار ہے۔

۵۔ حضرت ثوبانؓ کی مرفوع :

یہ حدیث بطریق ابوشرجیل الحمصی حدثنا سلیمان بن سلمہ حدثنا المؤمل بن سعید بن یوسف الرحبی حدثنا ابو المعلی اسد بن وداعۃ الطائی حدثنا وھب بن منبہ عن طاؤس بن کیسان عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ مروی ہے۔ لیکن اس حدیث میں "اتقوا فراسۃ المؤمن" کے بجائے "احذروا دعوۃ المسلم وفراستہ" اور حدیث کے آخر میں "وینطق بتوفیق اللہ" کے اضافی الفاظ موجود ہیں۔ اس کی تخریج ابوالشیخ عسکریؒ نے "الأمثال" اور "طبقات الأصبہانیین" میں، ابونعیمؒ نے "حلیۃ الأولیاء" اور "أربعین الصوفیہ" میں، ابنِ حبانؒ نے کتاب "المجروحین" میں اور ابنِ جریرؒ نے اپنی "تفسیر" میں کی ہے۔ ان

---

[1] الضعفاء والمتروکون للنسائی صفحہ ۸۸، الضعفاء والمتروکون للدارقطنیؒ صفحہ ۴۳۳، الضعفاء الصغیر للبخاریؒ صفحہ ۲۹۷، التاریخ الکبیر ج ۴ صفحہ ۱۳۰، التاریخ الصغیر للبخاریؒ ج ۲ صفحہ ۱۴۲، تاریخ یحییٰ بن معینؒ ج ۴ صفحہ ۴۲۱، الضعفاء الکبیر للعقیلیؒ ج ۳ صفحہ ۴۵۸، الجرح والتعدیل لابن أبی حاتمؒ ج ۳ صفحہ ۸۰، کتاب المجروحین لابن حبانؒ ج ۲ صفحہ ۲۰۷، میزان الاعتدال للذہبی ج ۳ صفحہ ۳۴۱، لسان المیزان لابن حجرؒ ج ۴ صفحہ ۴۳۱، المجموع فی الضعفاء والمتروکین للسیروان صفحہ ۱۹۰، ۳۵۵، ۴۷۵، کشف الحثیث للحلبیؒ صفحہ ۳۳۴، تنزیہ الشریعہ لابن عراقؒ ج ۱ صفحہ ۹۵، مجمع الزوائد للہیثمیؒ ج ۱ صفحہ ۲۰۴، ج ۹ صفحہ ۵۲، ج ۱۰ صفحہ ۳۴۳، فہارس مجمع الزوائد للزغلول ج ۳ صفحہ ۳۶۹، سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للألبانی ج ۱ صفحہ ۱۵۵، ج ۴ صفحہ ۳۰۰، سلسلۃ الأحادیث الصحیحہ للألبانی ج ۲ صفحہ ۷۷۴۔

[2] میزان الاعتدال للذہبی ج ۱ صفحہ ۱۵۰، لسان المیزان لابن حجرؒ ج ۱ صفحہ ۲۹۳، کشف الحثیث للحلبیؒ صفحہ ۷۶۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے علاوہ علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے "المقاصد الحسنۃ" میں، علامہ عجلونی رحمہ اللہ نے "کشف الخفاء" میں، علامہ شوکانی رحمہ اللہ نے "الفوائد المجموعۃ" میں، علامہ ابن عراق الکنانی رحمہ اللہ نے "تنزیۃ الشریعۃ المرفوعۃ" میں، جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے "اللآلی المصنوعۃ" میں اور امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے اپنی "تفسیر" وغیرہ میں اس حدیث کو وارد کیا ہے[۱]۔

اس حدیث کو علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے "اللآلی المصنوعۃ" میں بطورِ استشہاد نقل کیا ہے۔ علامہ سیوطی رحمہ اللہ کی تقلید میں علامہ شوکانی رحمہ اللہ نے "الفوائد المجموعۃ" میں اور علامہ ابن عراق رحمہ اللہ نے "تنزیۃ الشریعۃ المرفوعۃ" میں بھی حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کو ابن جریر رحمہ اللہ کے حوالہ سے استشہاد کے طور پر نقل کیا ہے لیکن ابونعیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"یہ حدیث وھب بن منبہ کی حدیثوں میں سے ایک غریب روایت ہے۔ اس میں مؤمل کا اسد کے ساتھ تفرد ہے[۲]"

اس حدیث میں مؤمل بن سعید الرحبی کا اسد بن وداعہ الطائی کے ساتھ تفرد کے علاوہ اس کے "ضعف" بلکہ "واہ" ہونے کی کئی اور بھی علتیں موجود ہیں مثلاً اسد بن وداعہ کا ناصبی ہونا اور سلیمان بن سلمہ اور مؤمل کا منکر الحدیث ہونا۔ ابوالمعلی اسد بن وداعہ الطائی، جو صغار تابعین میں سے تھا، کی نسبت امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ناصبی تھا اور سب و شتم کرتا تھا"

ابن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

"وہ، ازہر الحرازی اور ان کی جماعت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہتے تھے"

---

[۱] "الأمثال" لأبی الشیخ رحمہ اللہ صفحہ ۱۲۸، طبقات الأصبہانیین لأبی الشیخ رحمہ اللہ صفحہ ۲۲۳-۲۲۴، حلیۃ الأولیاء لأبی نعیم ج ۴ صفحہ ۸۱، أربعین الصوفیہ لأبی نعیم رحمہ اللہ ج ۱ صفحہ ۶۲، کتاب المجروحین لأبن حبان رحمہ اللہ ج ۲ صفحہ ۳۲، "التفسیر لأبن جریر رحمہ اللہ ج ۱۴ صفحہ ۳۲، "المقاصد الحسنۃ" للسخاوی رحمہ اللہ صفحہ ۱۹، کشف الخفاء للعجلونی رحمہ اللہ ج ۱ صفحہ ۴۲-۴۳، "التفسیر" لأبن کثیر رحمہ اللہ ج ۲ ص ۵۵۷، اللآلی المصنوعۃ للسیوطی ج ۲ صفحہ ۳۳۰، "الفوائد المجموعۃ" للشوکانی رحمہ اللہ صفحہ ۲۴۳، تنزیۃ الشریعۃ المرفوعۃ لابن عراق ج ۲ صفحہ ۳۰۶۔

[۲] حلیۃ الأولیاء لأبی نعیم رحمہ اللہ ج ۴ صفحہ ۸۱۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابنِ حجرؒ "لسان المیزان" میں فرماتے ہیں کہ:

"نسائیؒ نے اسے ثقہ کہا ہے"

ابوحاتم الرازیؒ نے اسپر "سکوت" اختیار کیا ہے۔

(تفصیلی ترجمہ کے لئے میزان الاعتدال للذہبیؒ، الضعفاء الکبیر للعقیلیؒ، لسان المیزان لابن حجرؒ، التاریخ الکبیر للبخاریؒ، الجرح والتعدیل لأبن أبی حاتمؒ، "الثقات" لأبنِ حبانؒ اور سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للألبانی وغیرہ کی طرف رجوع فرمائیں[۵]

اِس سند کا دوسرا راوی مؤمل بن سعید بن یوسف الرحبی ہے۔ جس کی نسبت امام ذہبیؒ فرماتے ہیں:

"ابوحاتمؒ نے اسے منکر الحدیث بتایا ہے"

ابنِ حبانؒ فرماتے ہیں کہ:

"بہت زیادہ منکر الحدیث ہے"

ابوحاتم الرازیؒ فرماتے ہیں کہ:

"وہ منکر الحدیث تھا"

ابنِ حبانؒ "کتاب المجروحین" میں فرماتے ہیں کہ:

"وہ اپنے والد اور اسد بن وداعہ سے روایت کرتا ہے، اِس سے سلیمان بن سلمہ الخبائری روایت کرتا ہے اور سلیمان بن سلمہ بہت زیادہ منکر الحدیث ہے، پس مجھے علم نہیں کہ اس کی روایت میں مناکیر اِس کی طرف سے واقع ہوتی ہیں یا سلیمان کی طرف سے کیونکہ سلیمان اثبات کی طرف سے موضوعات لاتا ہے"

پھر ابنِ حبانؒ نے حضرت ثوبانؓ کے طریق سے آنے والی اِس حدیث کو مؤمل کے ترجمہ میں بطورِ نمونہ نقل کیا ہے لیکن اس کے آخر میں "وَيَنْطِقُ بِتَوْحِيدِ اللهِ" کے الفاظ

---

[۵] میزان الاعتدال للذہبیؒ ج ۱ صفحہ ۲۰۷، الضعفاء الکبیر للعقیلیؒ ج ۱ صفحہ ۲۶، التاریخ الکبیر للبخاریؒ ج ۱ صفحہ ۹، "الجرح والتعدیل" لأبن أبی حاتمؒ ج ۱ صفحہ ۳۳۷، لسان المیزان لأبن حجرؒ ج ۱ صفحہ ۳۸۵، "الثقات" لأبن حبانؒ ج ۴ صفحہ ۵۶، سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للألبانی ج ۴ صفحہ ۳۰۱۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجود ہیں۔

مؤمل بن سعید کے تفصیلی ترجمے کے لیے میزان الاعتدال للذہبی، کتاب المجروحین لابن حبانؒ، التاریخ الکبیر للبخاریؒ، الجرح والتعدیل لابن ابی حاتمؒ اور سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للألبانی وغیرہ ملاحظہ فرمائیں[۵]۔

اس سند کا تیسرا مجروح راوی "سلیمان بن سلمہ الجبائری" ہے۔ جس کے متعلق امام نسائیؒ فرماتے ہیں:

"کچھ بھی نہیں ہے۔"

امام ذہبیؒ فرماتے ہیں:

"ابوحاتمؒ کا قول ہے کہ متروک ہے اور اس کے ساتھ اشتغال نہیں ہے۔"

ابن جُنیدؒ کا قول ہے کہ:

"وہ کذاب ہے، میں اس سے کچھ روایت نہیں کرتا۔"

ابن عدیؒ فرماتے ہیں:

"اس کے پاس ایک سے زیادہ منکر حدیثیں ہیں۔"

خطیبؒ کا قول ہے کہ:

"جبائری ضعف کے لیے مشہور ہے۔"

ابن حبانؒ نے سلیمان بن سلمہ کی جو تضعیف فرمائی ہے وہ اوپر مؤمل بن سعید کے تذکرہ میں بیان ہو چکی ہے۔

علامہ ھیثمیؒ فرماتے ہیں:

"اس کے ضعف پر اجماع ہے۔"

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

---

۵ میزان الاعتدال للذہبیؒ ج ۴ صفحہ ۲۲۹، کتاب المجروحین لابن حبانؒ ج ۳ صفحہ ۳۲، التاریخ الکبیر للبخاریؒ ج ۸ صفحہ ۴۹، کتاب "الجرح والتعدیل" لابن ابی حاتمؒ ج ۴ صفحہ ۲۷۵، سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للألبانی ج ۴ صفحہ ۳۰۱۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"متروک ہے۔"

(تفصیلی ترجمہ کے لئے التاریخ الکبیر للبخاریؒ، میزان الاعتدال للذہبیؒ، کتاب المجروحین لابن حبانؒ، "الجرح والتعدیل" لابن ابی حاتمؒ "الکامل فی الضعفاء" لابن عدیؒ، الضعفاء والمتروکون للنسائیؒ، المجموع فی الضعفاء والمتروکون للسیروان، کشف الحثیث للحلبیؒ، مجمع الزوائد للہیثمیؒ فہارس مجمع الزوائد للزغلول، تنزیۃ الشریعۃ المرفوعۃ لابن عراقؒ اور سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للالبانی وغیرہ کی طرف رجوع فرمائیں[۱]۔)

۲۔ حضرت انسؓ کی مرفوع حدیث کا جائزہ:

یہ حدیث بطریق أبی بشر بکر بن الحکم المزلق عن ثابت عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مروی ہیں لیکن اس حدیث میں وارد الفاظ سابقہ احادیث سے قدرے مختلف یعنی اس طرح سے ہیں:

إِنَّ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ عِبَادًا يَعْرِفُوْا النَّاسَ بِالتَّوَسُّمِ۔

"یعنی بیشک اللہ کے خاص بندے انسانوں کو ان کی علامات سے پہچان لیتے ہیں۔"

اس کی تخریج ابن جریرؒ نے اپنی "تفسیر" میں، بزارؒ نے اپنی "مسند" میں، ابن السنیؒ نے "عمل الیوم واللیلۃ" میں، ابونعیم اصبہانیؒ نے کتاب "الطب" میں، ابن کثیرؒ نے اپنی "تفسیر" میں، اور امام ذہبیؒ نے "میزان الاعتدال" وغیرہ میں کی ہے۔ اس حدیث کو چونکہ اس سلسلہ کی سب سے قوی تر حدیث بیان کیا جاتا ہے

---

[۱] میزان الاعتدال للذہبی ج ۲ صفحہ ۲۰۹، التاریخ الکبیر للبخاریؒ ج ۴ صفحہ ۱۹، کتاب المجروحین لابن حبان ج ۳ صفحہ ۴۲، الجرح والتعدیل لابن ابی حاتمؒ ج ۴ صفحہ ۳۵۷، الکامل فی الضعفاء لابن عدیؒ ج ۳ ۱۱۴۰، الضعفاء والمتروکون للنسائیؒ صفحہ ۲۵۳، المجموع فی الضعفاء والمترکین للسیروان صفحہ ۱۱۷، مجمع الزوائد للہیثمیؒ ج ۱ صفحہ ۳۰۷، ج ۲ صفحہ ۲۳۶، ج ۳ صفحہ ۱۱۶، ج ۵ صفحہ ۴۴، فہارس مجمع الزوائد للزغلول ج ۳ صفحہ ۳۰۴، تنزیۃ الشریعۃ لابن عراقؒ ج ۱ صفحہ ۶۵، کشف الحثیث للحلبیؒ صفحہ ۲۰۰، سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للالبانیؒ ج ۲ صفحہ ۵۵، ۵۹، ۱۹۶، ج ۴ صفحہ ۷۴، ۲۸۴، ۳۰۱۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا اس پر تبصرہ کرنے سے قبل ذیل میں شارحینِ حدیث میں سے چند مشاہیر کے اقوال نقل کیئے جاتے ہیں۔

علامہ ھیثمیؒ فرماتے ہیں:

"اس کو بزارؒ اور طبرانیؒ نے اوسط میں روایت کیا ہے اور اسکی اسناد حسن ہیں[1]"

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے سابقہ احادیث کی شہادت کے طور پر اس حدیث کو "اللآلی المصنوعۃ" میں درج کیا ہے۔ چنانچہ رقمطراز ہیں:

"اس کی معنوی شہادت کے لیئے وہ حدیث بھی ہے جس کی تخریج ابونعیمؒ، ابن جریرؒ، بزارؒ، ابن السنیؒ اور ابونعیمؒ نے طب میں بطریق اُبی بشر بن المرق ۔۔۔۔ کی ہے[2] الخ"

علامہ ابن عراق الکنانیؒ بھی سیوطیؒ کی تقلید میں بطورِ استشہاد فرماتے ہیں:

"اس کے لیئے حضرت انسؓ کی یہ حدیثِ مرفوع بھی شاہد ہے، اِنَّ لِلّٰہِ الخ ط جس کی تخریج بزارؒ اور طبرانیؒ وغیرہ نے کی ہے[3]"

امام شوکانیؒ فرماتے ہیں:

"اس حدیث کے شواہد میں ایک وہ حدیث بھی ہے جس کی تخریج ابنِ جریرؒ، بزارؒ، ابن السنیؒ اور ابونعیمؒ نے اپنی طب میں حضرت انسؓ کی حدیث سے کی ہے[4]"

علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ فرماتے ہیں:

"اور ابنِ جریرؒ اور بزارؒ نے حضرت انسؓ سے بلفظ اِنَّ لِلّٰہِ عِبَادًا الخ مرفوعاً تخریج کی ہے[5]"

---

[1] مجمع الزوائد للھیثمیؒ ج ۱۰ صفحہ ۲۶۸۔

[2] اللآلی المصنوعۃ للسیوطیؒ ج ۲ صفحہ ۳۳۰۔

[3] تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ لابنِ عراقؒ ج ۲ صفحہ ۳۰۶۔

[4] الفوائد المجموعۃ للشوکانیؒ صفحہ ۲۴۴۔

[5] تحفۃ الأحوذیؒ للمبارکفوریؒ ج ۴ صفحہ ۱۳۳۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ شیخ محمد اسمٰعیل عجلونیؒ فرماتے ہیں:

"اسے طبرانیؒ، بزارؒ اور ابونعیمؒ نے حضرت انسؓ سے مرفوعاً بسند روایت کیا ہے[1]"

اسی طرح علامہ شیخ عبداللہ محمد صدیق، استاذ حدیث بجامعۃ الأزھر قاھرہ فرماتے ہیں:

"بزارؒ، طبرانیؒ، اور ابونعیمؒ نے طب میں بسند حضرت انسؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے[2]"

لیکن اگر مشاہیر کے ان بڑے بڑے اقوال سے صرف نظر کر کے اس حدیث کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلے گا کہ یہ حدیث بھی "حسن" کے شرائط پر پوری نہیں اترتی، چنانچہ امام ذہبیؒ نے "میزان الاعتدال[3]" میں اس حدیث کو "منکر" قرار دیا ہے۔

اور علامہ شیخ عبدالرحمٰن بن یحیٰی المعلمی الیمانیؒ[4] سے بھی اس حدیث کی تحسین سے اختلاف ظاہر کیا ہے۔

اس کے ضعف کی پہلی علت ابوبشر بحر ابن الحکم المزلق کا خود ضعیف ہونا ہے اور دوسری علت اس کی سند میں ثابت کا حضرت انسؓ کے ساتھ تفرد ہے۔ امام ذہبیؒ مزلق کی نسبت فرماتے ہیں:

"صدوق ہے"

لیکن ابوزرعہؒ کا قول ہے کہ:

"قوی نہیں ہے"

بتودکیؒ نے اسے ثقہ بتایا ہے۔

امام ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ:

---

[1] کشف الخفاء للعجلونیؒ ج ۱ صفحہ ۴۲۔

[2] حاشیہ بر المقاصد الحسنۃ للشیخ عبداللہ محمد صدیق صفحہ ۲۰۔

[3] میزان الاعتدال فی نقد الرجال للذہبیؒ ج ۱ صفحہ ۲۴۴۔

[4] حاشیہ بر الفوائد المجموعۃ للیمانیؒ صفحہ ۲۴۵۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اس سے ایک منکر خبر مروی ہے جسے ابوحاتمؒ عن ثابت عن انس عن النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم، قال اِنَّ لِلّٰہِ عِبَادًا الخ بیان کیا ہے۔"

ابنِ حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں:

"صدوق ہے لیکن اس میں لچک ہے۔"

جن بعض حفاظ نے اس سے روایت لی ہے اور اسے ثقہ بتایا ہے ان سب کا شمار ائمۃ الجرح والتعدیل میں نہیں ہوتا۔ امام ذہبیؒ اور امام ابنِ حجرؒ وغیرہ کا اسے "صدوق" بتانے کا مقصد یہ ہے کہ وہ صالح، بھلا اور فاضل شخص تھا لیکن کسی راوی کا صالح، بھلا، فاضل اور صدوق ہونا اس کے ضعف کو ختم نہیں کر دیتا۔ اس کے متعلق ابوزرعہؒ کا قول ہی حجت تسلیم کیا جائے گا۔ کیونکہ آں رحمہ اللہ کا شمار ائمہ جرح والتعدیل میں ہوتا ہے اور وہ اس کے متعلق کہتے ہیں کہ:

"قوی نہیں ہے۔"

(تفصیلی ترجمہ کے لئے تقریب التہذیب لابنِ حجرؒ اور میزان الاعتدال للذہبیؒ وغیرہ کی طرف رجوع فرمائیں[1])

اس باب کی چند اور موقوف و مرسل روایات جو کتبِ احادیث میں ملتی ہیں اس طرح بیان کی جاتی ہیں:

ابوالشیخ عسکریؒ نے "الأمثال" میں حضرت ابوالدرداءؓ کی ایک موقوف حدیث بطریق عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر عن عمر بن ھانیٔ عنہ من قولہ اس طرح روایت کی ہے:

"اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْعُلَمَآءِ فَإِنَّهُمْ يَنْظُرُوْنَ بِنُوْرِ اللّٰهِ إِنَّهٗ شَيْئٌ يَقْذِفُهُ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى أَلْسِنَتِهِمْ"

دیلمیؒ نے حضرت ابوالدرداءؓ سے اس موقوف حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

---

[1] تقریب التہذیب لابن حجرؒ ج ۱ صفحہ ۱۰۵، میزان الاعتدال للذہبیؒ ج ۱ صفحہ ۲۴۴۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْعُلَمَاءِ فَوَاللّٰهِ إِنَّهُ لَحَقٌّ يَقْذِفُهُ اللّٰهُ فِي قُلُوبِهِمْ وَيَجْعَلُهُ عَلَى أَبْصَارِهِمْ"

امام حاکمؒ نے اپنی "مستدرک علی الصحیحین" میں حضرت عروہ سے مرسلاً روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ فِرَاسَةً وَإِنَّمَا يَعْرِفُهَا الْأَشْرَافُ،

قِيلَ وَالْمُرَادُ بِهِمُ الْمُؤْمِنُونَ جَمِيعًا"

اور شیخ برہان الدین الحلبی "شرح مثلثہ قطرب" میں بلا سند روایت کرتے ہیں:

"احْذَرُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فِيكُمْ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللّٰهِ"

حضرت ابوالدرداءؓ کی اوّل الذکر حدیث میں پہلی علت اس کا موقوفاً مروی ہونا ہے اور دوسری علت اس کی سند میں عمر بن حانی کی موجودگی ہے۔ جس کے متعلق امام ذہبیؒ فرماتے ہیں:

"لَا يُعْرَفُ"[۱]

علامہ سخاویؒ اور علامہ عجلونیؒ نے بھی ابوالدرداءؓ کی ان دونوں احادیث کو "ضعیف" قرار دیا ہے اور حاکم کی حضرت عروہ والی حدیث پر علامہ صنعانی نے "موضوع" ہونے کا حکم لگایا ہے[۲]

اوپر زیرِ مطالعہ حدیث اور اس کے جملہ طرق کا بھرپور علمی جائزہ پیش کیا جاچکا ہے۔ ذیل میں اس حدیث کے متعلق اب چند مشاہیر کی آراء نقل کی جاتی ہیں، علامہ جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں:

"میں کہتا ہوں یہ حدیث حسن صحیح ہے"[۳]

علامہ شوکانیؒ فرماتے ہیں:

۱ے میزان الاعتدال للذہبیؒ ج ۳ صفحہ ۲۲۹۔

۲ے المقاصد الحسنۃ للسخاویؒ صفحہ ۱۹، کشف الخفاء للعجلونیؒ ج ۱ صفحہ ۴۲۔

۳ے اللآلی المصنوعۃ للسیوطیؒ ج ۲ صفحہ ۳۳۰۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"صاحب اللآلی کا قول ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے ..... لیکن میرے نزدیک یہ حدیث حسن تو ہو سکتی ہے لیکن صحیح ہرگز نہیں ہو سکتی"[51]

علامہ حوت بیروتی فرماتے ہیں:

"ترمذیؒ کا قول ہے کہ غریب ہے، لیکن بعض لوگ کہتے ہیں کہ ضعیف ہے، ابن الجوزیؒ نے اس پر موضوع ہونے کا حکم لگایا ہے اور طبرانیؒ نے اس کو باسناد حسن روایت کیا ہے"[52]

علامہ شیخ عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ ترمذیؒ کے قول، (وَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ) کی شرح میں فرماتے ہیں:

"اس کی تخریج بخاریؒ نے اپنی تاریخ میں، ابن جریرؒ، ابن ابی حاتمؒ، ابن السنیؒ، ابونعیمؒ، ابن مردویہؒ اور خطیبؒ نے کی ہے۔ اسی طرح حکیم ترمذیؒ، طبرانیؒ اور ابن عدیؒ نے اس کی تخریج ابوامامہ کی حدیث سے کی ہے۔ ابن جریرؒ نے اپنی تفسیر میں اس کی تخریج ابن عمرؓ سے بھی کی ہے اور ابن جریرؒ نے ثوبانؓ سے بھی اس کی تخریج کی ہے" الخ[53]

جامعہ ازہر قاہرہ کے استاذِ حدیث علامہ شیخ عبداللہ محمد صدیق فرماتے ہیں:

"یہ حدیث حسن ہے جیسا حافظ ہیثمیؒ[54] وغیرہ کا قول ہے"

اور علامہ مناویؒ نے بھی "فیض القدیر" میں اس کی تحسین کا ذکر کیا ہے[55] لیکن زیر مطالعہ حدیث کی تحسین سے متعلق علمائے کرام کے ان تمام اقوال کے برخلاف علامہ سخاویؒ اور علامہ عجلونیؒ فرماتے ہیں:

---

[51] الفوائد المجموعۃ للشوکانیؒ صفحہ ۲۴۳-۲۴۴۔

[52] أسنی المطالب للحوت بیروتیؒ صفحہ ۳۰۔

[53] تحفۃ الأحوذی للمبارکفوریؒ ج ۴ صفحہ ۱۴۲-۱۴۳

[54] حاشیہ بر المقاصد الحسنۃ للشیخ عبداللہ محمد صدیق۔

[55] فیض القدیر للمناویؒ ج ۱ صفحہ ۱۴۲-۱۴۳۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اس حدیث کے تمام طرق ضعیف ہیں۔ ان میں سے بعض چونکہ متماسک ہیں۔ اس لئے اس حدیث پر موضوع ہونے کا حکم لگانا مناسب نہیں ہے[۱]۔"

قرائن اور تحقیق کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اس حدیث کو نہ "حسن" قرار دیا جائے اور نہ "موضوع" بلکہ فی الواقعہ یہ "ضعیف" ہے۔ علامہ شیخ محمد ناصرالدین الألبانی حفظہ اللہ نے بھی اس حدیث کو "ضعیف" قرار دیا ہے[۲]۔

اس حدیث کی تحسین کے سلسلہ میں سب سے زیادہ قابلِ گرفت شخصیت جو نظر آتی ہے وہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کی ہے کیوں کہ آں رحمہ اللہ نے علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ کے "حکمِ وضع" پر تعقب کرتے ہوئے جو بھی روایات بطورِ استشہاد اپنے مؤقف میں پیش کی ہیں ان میں سے ایک بھی صالح یا ایسی نہیں ہے جو علل سے خالی ہو، لیکن علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے ان روایات کو وارد کرنے کے بعد ان میں موجود علل پر اس انداز سے سکوت اور چشم پوشی اختیار کی ہے گویا آں رحمہ اللہ کو ان علل کا علم ہی نہ ہو،

فَإِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

پس معلوم اور ثابت ہوا کہ پورے ذخیرۂ احادیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی کوئی صحیح خبر ثابت نہیں ہے جو زیرِ مطالعہ حدیث کے ظاہری معانی پر دلالت کرتی ہو۔ جو متفرسین دوسروں کے احوال اور پیش آنے والے واقعات حوادث قبل از وقت جان لیتے اور اس سے دوسروں کو باخبر کرتے ہیں وہ نہ تو کرامت کی کوئی قسم ہے اور نہ ہی ان کے سچے مومن، ولی اللہ اور روشن ضمیر ہونے کی دلیل۔ اگر اقوامِ عالم کا بغور مطالعہ کیا جائے تو بے شمار ایسے غیر مسلم مل جائیں گے جو اعلیٰ درجے کے متفرس ہوئے اور اب بھی موجود ہیں۔ متفرسین کی اس فراست کو محض شعبدہ بازی بھی قرار نہیں دیا جا سکتا بلکہ فراست دراصل ایک سائنس ہے جسے سائنس دانوں اور ماہرینِ علومِ نفسیات کی اصطلاح میں E.S.P یا "Extra Sensitivity Perception" کہا جاتا ہے۔

---

[۱] "المقاصد الحسنۃ للسخاوی صفحہ ۱۹، کشف الخفاء للعجلونی ج ۱ صفحہ ۴۲، ۴۳۔

[۲] سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للألبانی ج ۴ صفحہ ۲۹۹، سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ للألبانی ج ۴ صفحہ ۲۶۸۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ محض تجربات، مخلوق و اجزائے کائنات کے وسیع اور گہرے مشاہدے ومطالعے، اسباب وعلل و عوامل طبیعہ کے تجزیئے اور ان سے حاصل ہونے والے نتائج و دلائل سے عبارت ہے لیکن چونکہ متفرسین کی مردم شناسی اور پیش گوئی وغیرہ صرف ایک تخمینہ ہوتی ہے اس لیئے اس کے نتائج کو قطعی حجت تسلیم نہیں کیا جاتا۔ ہمارے صوفیاء نے اس سائنسی حقیقت کو نہایت چابکدستی کے ساتھ اپنی دینداری چمکانے اور دیگر مقاصدِ فاسدہ کے حصول کے لیئے اپنی روشن ضمیری، کرامت اور تعلق باللہ کے نام پر استعمال کیا ہے۔ فانا للہ الخ۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوٰة والسلام علیٰ رسولہ الکریم۔

واللہ تعالیٰ أعلیٰ وأعلم بالصواب۔

※

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ